Dear Janba Sahib,
How are you?

Would you like to explain your exact claim? I will appreciate you. I have some questions if you would like to answer.

1- Do you claim as musleh maud?
2- Do you claim as Issa ibne Marrium?
3- What is impact of 2003 Soraj Gharahan and Chand Gharhan on your claim?

I will appreciate if you respons them.
Thanks

Nasir Ahmed
Toronto
Canada

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم　　و علیٰ عبد ہ المسیح الموعود

عزیزم ناصر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ ۔

اُمید ہے آپ بخیر وعافیت ہونگے آمین ۔آپکی ای میل موصول ہوئی تھی ۔ای میل کیلئے شکریہ ۔آپ نے خاکسار سے چند سوالات پوچھے ہیں ۔جوابات درج ذیل ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں ۔

1- Do you claim as musleh maud?

کیا آپ مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ۔؟

جواباً عرض ہے کہ جی ہاں ۔حضرت بانیٔ جماعتؑ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دو (۲) وجودوں کی بشارات دی گئیں تھیں ۔(۱) ایک وجیہہ اور پاک لڑکا (۲) ایک زکی غلام ۔حضورؑ نے اپنے زکی غلام کو مصلح موعود کا لقب دیا تھا ۔مصلح موعود کے الفاظ اِلہامی نام نہیں ہیں بلکہ یہ حضورؑ کے اپنے الفاظ ہیں ۔اس موعود وجود کا اِلہامی نام زکی غلام مسیح الزماں ہے ۔خاکسار کا دعویٰ ہے کہ میں وہی زکی غلام مسیح الزماں ہوں جس کی حضورؑ کو اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی ۔

آپ کا دوسرا سوال ہے ۔

2- Do you claim as Issa ibne Marrium?

کیا آپ کا دعویٰ عیسیٰ ابن مریم ہونے کا ہے ۔؟

جواباً عرض ہے کہ جی ہاں ۔اُمت محمدیہ میں جس مسیح عیسیٰ ابن مریم کا انتظار کیا جارہا ہے یہ مسیح عیسیٰ ابن مریم حضورؑ کا وہی زکی غلام ہے جس کی آپ کو ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں بشارت دی گئی تھی ۔یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمدؑ کو محمدی مریم ہونے کا روحانی مقام بخشا تھا اور اس روحانی مقام کے آپ کو بخشنے کی غرض یہ تھی کہ آئندہ آپکے بعد آپکی دعا کی قبولیت اور آپکی روحانی توجہ کے نتیجہ میں آپکے کسی پیروکار کو مسیح عیسیٰ ابن مریم بنایا جانا تھا ۔اللہ تعالیٰ ۱۸۸۳ء میں حضرت مرزا غلام احمدؑ سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے ۔’’ یاادَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَنَّۃَ ۔ یَا مَرۡیَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَنَّۃَ ۔ یَا اَحۡمَدُ ا سۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُكَ الۡجَنَّۃَ ۔ نَفَخۡتُ فِیۡكَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ رُوۡحَ الصِّدۡقِ ۔ ‘‘اے آدم ۔۔۔اے مریم ۔۔۔اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہوجاؤ ۔میں نے اپنی طرف سے سچائی کی رُوح تجھ میں پھونک دی ہے ۔(تذکرہ صفحہ ۵۵ ۔روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱)

عزیزم ! اگر آپ قرآن کریم کی سورۃ مریم کا مطالعہ فرمائیں گے تو اِس میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ حضرت مریم صدیقہ سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے ۔

’’وَاذۡکُرۡ فِی الۡکِتَابِ مَرۡیَمَ إِذِانۡتَبَذَتۡ مِنۡ أَھۡلِھَا مَکَاناً شَرۡقِیّاًo فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِھِمۡ حِجَاباً فَأَرۡسَلۡنَاإِلَیۡھَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَھَابَشَراً سَوِیّاً oقَالَتۡ إِنِّیۡ أَعُوۡذُبِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ إِنۡ کُنۡتَ تَقِیّاً oقَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ لِأَھَبَ لَكِ غُلَاماً زَکِیّاً oقَالَتۡ أَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلَامٌ وَلَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَلَمۡ أَكُ بَغِیّاًoقَالَ کَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجۡعَلَہٗ آیَۃً لِلنَّاسِ وَرَحۡمَۃً مِّنَّا وَکَانَ أَمۡراً مَّقۡضِیّاً‘‘ (سورہ مریم ۔۱۷ تا ۲۲)

اور تو کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی ذکر بیان کر جب وہ اپنے رشتہ داروں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف چلی گئی ۔اور (اپنے اور) ان (اپنے رشتہ داروں) کے درمیان پردہ ڈال دیا ۔اس وقت ہم نے اُس کی طرف اپنا کلام لانے والا فرشتہ (یعنی جبرائیل) بھیجا اور وہ اُس کے سامنے ایک تندرست بشر کی شکل میں ظاہر ہوا ۔(مریم نے اُس سے) کہا، میں تجھ سے رحمٰن خدا کی پناہ مانگتی ہوں ،اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے ۔(اِس پر اُس فرشتہ نے) کہا میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تاکہ میں تجھے ایک زکی غلام دوں ۔(مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا ۔حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا اور میں بدکار بھی نہیں ہوں ۔(فرشتہ نے) کہا (بات) اسی طرح ہے (مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور (ہم اس لیے یہ لڑکا پیدا کریں گے) تاکہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (اَمر) ہماری تقدیر میں طے ہوچکا ہے ۔

اِسی طرح ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کے اِشتہار میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ (محمدی مریم) فرماتے ہیں ۔

☆ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کرکے فرمایا کہ !

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کردیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔☆(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

عزیزم۔آپ نے مندرجہ بالا اِلہامات میں دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانئے جماعتؑ کو محمدی مریم کا روحانی مقام بھی بخشا ہے اور پھر آپکی دعا کے نتیجہ میں آپ کو ایک زکی غلام بھی دیا گیا ہے۔یہ بھی دیکھیں کہ اس زکی غلام کی وہی صفات بتائی گئیں ہیں جن صفات کا قرآن کریم میں حضرت مسیح ابن مریم ناصری کے متعلق ذکر فرمایا گیا تھا۔اسی زکی غلام نے حضورؑ کے بعد جماعت احمدیہ میں سے تمام دنیا کیلئے بطور موعود مسیح ابن مریم نزول فرمانا تھا اور یہی میرا دعویٰ ہے۔خاکسار نے آپکے دونوں سوالات کا جواب دے دیا ہے۔لیکن اگر آپ کو میرے جوابات کی تفصیل مطلوب ہو تو آپ میری ویب سائٹ (alghulam.com) پر سے میری کتب اور میرے مضامین کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔اِنشاء اللہ تعالیٰ آپکو میرے دعاوی کی تفصیل معلوم ہوجائے گی۔اگر آپ میرے جوابات کی تفصیل کو میری کسی شائع شدہ کتاب سے پڑھنا چاہیں تو مجھے اپنا ایڈریس بھیج دیں۔خاکسار آپ کو کتب ارسال کردے گا۔آپ میرے مضمون نمبر ۱۱ (حضرت مسیح ناصریؑ اور غلام مسیح الزماں کے مابین مماثلت) کا بھی ضرور مطالعہ ضرور فرمائیں۔

آپ کا تیسرا سوال ہے۔

3- What is impact of 2003 Soraj Gharahan and Chand Gharhan on your claim?

۲۰۰۳ء کے سورج چاند گرہن کا آپکے دعویٰ کیساتھ کیا تعلق ہے۔؟

عزیزم۔آپ کو علم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد اپنے موعود مہدی کی بشارت دیتے ہوئے اُسکی آمد کی نشانی کا ذکر فرماتے ہوئے دارقطنی کی حدیث کے مطابق فرمایا تھا۔

''ہمارے مہدی کیلئے دو معین نشانات ہیں جو کہ زمین وآسمان کے آغاز سے لے کر کسی مدعی کے لیے ظاہر نہیں ہوئے۔وہ یہ ہیں کہ اُس (مہدی) کی آمد کے وقت چاند گرہن کی معین راتوں میں سے اُس کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور سورج گرہن کے معین ایام میں سے اُسکے درمیانی دن سورج گرہن ہوگا۔اور اِن دونوں کا وقوع ایک ہی ماہ صیام میں ہوگا۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق (۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء) یعنی ۱۳۱۱ ہجری تیرھویں رمضان جمعرات کی شب چاند گرہن ہوا اور (٦۔اپریل ۱۸۹۴) اِسی ماہ رمضان میں اُٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوا۔یہ واقعہ ۱۸۹۵ء میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی دہرایا گیا تھا۔

عزیزم! ہم جانتے ہیں کہ موسوی مسیح حضرت مسیح ابن مریمؑ تو اصالتاً فوت ہوچکے ہیں۔اب آپکی بعثت ثانیہ اُمت محمدیہ میں سے کسی فرد کے ذریعہ ہونی ہے۔حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ نے اپنے بعثت ثانیہ کے متعلق فرمایا تھا کہ اُس وقت بھی سورج اور چاند تاریک ہونگے یعنی اِنہیں گرہن لگے گا۔آپؑ فرماتے ہیں۔

''مگر ان دنوں میں اس مصیبت کے بعد سورج تاریک ہوجائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔o اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائیں

گی۔oاوراس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کیساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔oاس وقت وہ فرشتوں کو بھیج کر اپنے برگزیدوں کو زمین کی اِنتہا سے آسمان کی اِنتہا تک چاروں طرف سے جمع کریگا۔o" (مرقس باب:۱۳ آیات:۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷)

اسی طرح متی باب:۲۴ آیات:۲۹، ۳۰ کے علاوہ لوقا باب:۲۱ آیات:۲۵، ۲۶ اور ۲۷ میں بھی اسی نشان کا ذکر ملتا ہے۔علاوہ اسکے اس نشان کا ذکر قرآن پاک میں سورۃ قیامت کی آیت نمبر۱۰ میں بھی ملتا ہے۔جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ قوانین قدرت کے مطابق عمومی کسوف وخسوف کے واقعات تو ہوتے رہتے ہیں اور ہم ان کو نشان قرار نہیں دے سکتے۔لیکن کسوف وخسوف کا وہ واقعہ جس کی خبر پہلے سے موجود ہو اور وہ واقعہ ہو بھی ماہ رمضان کے موعود ایام میں تو پھر ایسا کسوف وخسوف ایک نشان بن جاتا ہے اور اس کا انکار ممکن نہیں۔آنحضرت ﷺ کی خبر کے مطابق حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کے بعد جو کسوف وخسوف کا واقعہ ۱۸۹۴ء میں رونما ہوا تھا۔اب پھر میرے دعویٰ ۱۰۔جون ۲۰۰۲ء کے بعد بھی ویسا ہی کسوف وخسوف کا واقعہ رُونما ہوا ہے۔وہ یہ کہ ۱۳ رمضان ۱۴۲۴ھ بمطابق ۸ نومبر ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ چاند گرہن ہوا اور اسی ماہ صیام کی اٹھائیس تاریخ بمطابق ۲۳ نومبر ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو سورج گرہن ہوا۔آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق رُونما ہونے والا یہ کسوف وخسوف کا خاص نشان اگر حضرت مرزا صاحبؑ کی سچائی پر ایک آسمانی نشان تھا تو پھر آج یہی آسمانی نشان حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے موعود ذکی غلام کی سچائی کیلئے بھی رُونما ہو گیا ہے۔الحمدللہ۔آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کو ذکی غلام کی بشارت دیتے ہوئے یہ وعدہ فرمایا تھا۔

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء۔"(۱) کُلُّ الْفَتحِ بَعْدَہٗ (۲) مَظْهَرُالْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا۔گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔" (تذکرہ صفحہ ۵۸۸ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ مورخہ ۲۴۔فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

اوراب اس وعدے کے پورا ہونے کا وقت آن پہنچا ہے۔آج دین اسلام قسم قسم کی آفات میں گھرا ہوا ہے۔ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گروہی اختلافات اور مفادات کو چھوڑتے ہوئے ایک ہو جائیں اور اپنے دین کا دعا اور دوا سے دفاع کریں۔جہاد بالسیف کا زمانہ گزر چکا ہے اور اب دنیا نظریاتی اور علمی دور میں داخل ہو چکی ہے۔آج اصل جہاد یہ ہے کہ ہم مغرب سے مرعوب ہوئے بغیر علم کی دنیا میں قرآنی علم وحکمت کے تصورات کا جھنڈا گاڑیں تاکہ ہمارا جنم جنم سے جھکا ہوا سر ایک بار پھر فخر سے بلند ہو سکے آمین وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

مورخہ ۷۔اپریل ۲۰۱۰ء

☆☆☆☆☆

نوٹ۔عزیزم جناب ناصر احمد صاحب! آپ نے جو سوالات اِس عاجز سے پوچھے ہیں۔ہو سکتا ہے اور بہت سارے احمدیوں کے دل میں بھی یہ سوالات ہوں اور وہ بھی مجھ سے اِنکے جوابات معلوم کرنا چاہتے ہوں۔اس غرض کے واسطے اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو کیا میں افادۂ عام کیلئے یہ جوابات اپنی ویب سائٹ پر لگا سکتا ہوں۔یا اگر آپ چاہیں کہ میں آپ کا نام حذف کردوں تو پھر کیا میں آپ کا نام حذف کر کے اپنا یہ جوابی خط لوگوں کے فائدے اور معلومات کیلئے اپنی ویب سائٹ پر لگا سکتا ہوں۔جو بھی آپ پسند فرمائیں تو مجھے اس سے مطلع ضرور فرمائیے گا۔شکریہ